رجسٹرڈ ایل۔ نمبر ۹۳۵

قُل اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت مینیجر
الفضل قادیان کے پتہ پر ہو
غیر ممالک سے چندہ

ایڈیٹر صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

جلد ۱ | ۲۰- اپریل سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۲ھ بروز سوموار | نمبر ۴۵ ب

## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ ثانی کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔ آپ نے اپنے عمل سے اپنے خدام کو پابندی اوقات کا سبق دیا ہے۔ تمام نمازیں اول وقت میں پڑھاتے ہیں۔ اور پھر درس بہت اہتمام سے ہوتا ہے جو ناظرین الفضل ہر پرچے میں ایک ورق پڑھتے ہیں۔ خواتین کے درس کا نمونہ بھی انشاء اللہ دیا جائیگا۔ حضرۃ خلیفہ اول کے خاندان میں خیریت ہے۔ اہل بیت مسیح موعود بھی راضی خوشی ہیں۔

مجلس معتمدین:۔ مجلس معتمدین کا اجلاس ۲۵ اپریل کو قرار پایا ہے۔

واعظین:۔ مولوی محمد سرور صاحب میر ناصر نواب صاحب ابھی سفر میں ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے سفر میں سلسلہ کی بہت خدمت کی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزاء خیر دے۔ وہ دراصل بدر کیلئے دورہ کر رہے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان سے اور خدمات بھی لیکر حصول ثواب کا موقعہ دیا۔

برہمن بڑیہ بنگال سے ۳۵ آدمیوں کی درخواست بیعت آئی۔

مدرسے۔ انفنتھ کلاس کے طلباء ہفتہ کے روز بٹالہ امتحان دینے کیلئے چلے گئے۔ جانے سے پہلے اپنے امام کی خدمت میں دعا کیلئے حاضر ہوئے۔ بھائی عبد الرحیم صاحب ان کے ساتھ ہیں جو لڑکے داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ ۲۵- اپریل تک درخواستیں پیش کردیں۔ مدرسہ احمدیہ ۲۶- اپریل کو کھلیگا۔ مولوی فاضل محمد اسمٰعیل صاحب اپنے وطن میں ہیں۔

مہمان:- گورداسپور سے کرم الٰہی حسین صاحبان جو ہوشیار پور سے الہ دین و صفدر علی صاحبان بٹھنڈا سے رحمت علی صاحب علاقہ جموں راجوری سے مہر بخش و نور الدین صاحبان۔ ضلع ہوشیار پور سے غلام محمد صاحب۔ ضلع ملتان سے محمد اعظم۔ محمد یار۔ عاشق محمد صاحبان آئے۔ مولانا محمد احسن صاحب فاضل امروہوی قادیان میں ہی تشریف رکھتے ہیں۔

> **بشیر الدین خلیفہ کے** ۱۳۳۲ عدد ہیں۔ حضرت محمود کا الہامی نام بشیر الدین بھی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بتادیا۔ کہ وہ **خلیفہ** ۱۳۳۲ھ میں ہوں گے۔
>
> کیونکہ شق ثانی ارسال خلفاء کی ان کے ذریعہ پوری ہونی تھی۔

## تازہ خبریں

عزیز علی بے پر الزام:۔ عزیز علی بے پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ان میں یہ بھی ہیں۔ کہ انہوں نے سنوسی سپاہ میں بغاوت پیدا کر کے نقصان جان کرایا۔ اور سرکاری روپیہ خورد برد کیا۔

شانگھئی ۱۳- اپریل۔ سازشیوں کا تعاقب بدستور جاری ہے۔ جنگی قانون نافذ کیا گیا ہے۔ اور خفیہ پولیس کے آدمی فقیروں اور عورتوں کے بھیس میں پھر رہے ہیں۔ گورنر قتل کے اندیشہ سے اپنے مکان سے باہر قدم نہیں رکھتا۔

لالہ دینا ناتھ ایڈیٹر "دیش" ۱۴ اپریل کو پانسو روپیہ کی ضمانت پر رہا ہو گئے۔

قسطنطنیہ ۱۷- اپریل۔ عزیز بے المصری کی سزایابی کے متعلق عام طور پر خیال تھا۔ کہ اسے معافی دیدیجائے گی۔

لنڈن ۱۷- اپریل۔ جہاز انسپکٹر جنرل کیلئے بابجالی نے ہالینڈ اور ناروے کے دو کو البینیا کی جنوب مشرقی صوبجات کا انسپکٹر جنرل منتخب کیا ہے۔ ان کے نام موسیو فسٹر لینڈ اور کرنل ہاف ہیں۔

دورازو ۱۷- اپریل۔ گورنمنٹ کو اطلاع پہنچی ہے۔ کہ محاصرہ کے باوجود ۲۴۰ یونانی والنٹیر مقام سنٹیا کورنٹا کے ساحل پر اتر پڑے ہیں۔

امیر افغانستان نے حکم دیا ہے۔ کہ مقام درائی نور میں جو جلال آباد کے قریب واقعہ ہے۔ آئندہ موسم سرما میں شاہی محل تعمیر کیا جائے۔

امیر صاحب نے میر سعید جان کو لکھا ہے۔ کہ مہمندی علاقہ کے ملکوں کو اس شرط پر سالانہ وظیفہ عطا کیا جائیگا۔ کہ وہ اپنے چند آدمی بطور کابل میں بھیجدیں۔

سید عبد الحی عرب دوکنگ (لنڈن) پہنچ گئے۔ اور بذریعہ تار بیعت کرتے ہیں۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر کیلئے شائع ہوا۔

# مختصر نوٹ

**فاسق کہنے کی بنیاد کس نے ڈالی**

مولوی محمد علی صاحب نے دو تین بار شکایت کی ہے۔ کہ جماعت میں فاسق کہنے کی بنیاد حضرت صاحبزادہ صاحب اور ان کے انصار نے ڈالی ہے۔ غالباً آن کو یاد نہیں رہا۔ کہ سب سے پہلے خود آپنے اپنے اس ٹریکٹ میں جو حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن شائع کیا۔ اپنے مرشد و آقا اور خدا کے مقدس نبی کے فرزند اولوالعزم کو جن کی تطہیر اللہ نے اپنی وحی پاک میں فرمادی ہے

تقوے کی راہوں سے الگ قدم مارنے والا

یا بعبارت دیگر وہ لفظ (جو زبان قلم لکھ نہیں سکتی) فرمایا۔ کیونکہ تقوے سے الگ راہ فسق ہی کی راہ ہے۔ جس پر چلنے والا آپنے حضرت صاحبزادہ صاحب کو ظاہر کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو کافر کہنے والا بھی کہا۔ اور یہ حدیث سے ثابت ہے کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والا کافر ہوتا ہے۔ پھر یہ جماعت احمدیہ کے امام اور اس برگزیدہ انام کی (جس کی خدا نے سلے فخر رسل قرب تو معلوم شد۔ سے خبر دی۔ اور جسے علوم ظاہری و باطنی سے پُر۔ وجیہ۔ پاک۔ آسمان سے آنے والا فرمایا) ان الفاظ میں ہنسی اُڑاتے ہیں ٭

ہاں جس قسم کا با اختیار خلیفہ آپ قایم کرنا چاہتے تھے اس کا منشاء مجھے تو صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ وہ خلیفہ جس کو چاہے جماعت سے خارج کرسکے یا جس کے لئے چاہے بد دعا کرے یا جس کی چاہے ہلاکت کی پیشگوئی کرے یا جس کو چاہے مال دے سکے۔ سو ان میں سے آخری شق ایسی ہے کہ اسی میں ہم کو اختلاف ہے یعنی حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی جو چاہتے ہیں تو ان کے یہی اختیارات ہیں یا کچھ اور۔ کہ وہ کسی کو جماعت سے خارج کردیں۔ بد دعا کریں۔ ہلاکت کی پیشگوئی کریں (یہ پیشگوئی اگر وحی و الہام سے ہو۔ تو اسپر تمسخر کرنا خدا تعالیٰ پر تمسخر کرنا ہے اگر افترا سے ہو۔ تو خلیفہ کو مفتری یعنے اظلم (سب سے بڑا کافر کہنا ہے) یا جسے چاہے مال دیدے۔ (مال کا خرچ اگر برمحل ہو تو اعتراض کی گنجائش نہیں۔ اگر اندھا دھند خرچ کرنے والا ہے۔ تو پھر وہ صرف کذاب ہے۔)

ان الفاظ میں ہمارے مکرم معظم مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے اختیارات پر بھی حرف رکھا ہے۔ کیونکہ سلطنت تو ان کے پاس بھی نہیں تھی۔ پھر آپ ہی فرمادیں۔ کیا ان کے بھی یہی اختیارات تھے۔ خلیفہ ثانی کا تو یہ دعوے ہے کہ میرے وہی اختیارات ہیں جو خلیفہ اول کے تھے۔ اگر آپ کی دانست میں خلیفہ اول کے یہی اختیارات تھے جو آپنے لکھے۔ تو افسوس!

اب ہمارے بعض دوست جو بار بار کہتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کا بڑا ادب رکھتے ہیں وہ بتائیں کہ تقوے کی راہوں سے الگ قدم مارنے والا۔ غیر ہر دلعزیز اور مسلمانوں کو کافر کہنے والا۔ اور بد دعا کرنے والا۔ ہلاکت کی جھوٹی پیشگوئی شائع کرنے والا (کیونکہ سچی پر ہنسی اُڑانا مومن کی شان سے بعید ہے) اور مال کا ناجائز طور پر خرچ کرنے والا (ورنہ اعتراض کا موقعہ نہ تھا) تو فرما چکے ہیں۔ فرما ہی نہیں چکے۔ بلکہ دو دو ہزار شائع کرا چکے ہیں۔ اب اس سے زیادہ وہ کیا کہلوانا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں مرزا یعقوب بیگ صاحب کی خدمات کی بے قدری اور انکی حق تلفی ہوگی۔ اگر یہ ذکر نہ کر دیا جائے۔ کہ آپ ۱۷۔ اپریل کے پیام میں لکھتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب نے خود خلیفہ بننا پسند فرمایا۔ اور اس عجلت سے جماعت کے دو ٹکڑے کردیئے۔ اور ۵۔ اپریل کے پیام میں جلد بازی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ :-

"تعجیل کار شیاطین بود"

اپنے آقا زادہ کو جو خطاب انھوں نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے ٭

**اپنے قصور کا اعتراف**

مولوی شیر علی صاحب کے ولایت جانے کے متعلق ہم حلفیہ بیان پچھلے الفضل میں شائع کرچکے ہیں۔ ۱۴۔ اپریل کے پیام سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لکھتے ہیں :-

"۱۷۔ فروری کی رات کو یعنی اسی شب کو جب مولوی صدرالدین صاحب میرے ساتھ حسب معمول حضرت صاحب کو کھانا کھلانے کے لیے گئے۔ آپنے ان کو مخاطب کرکے فرمایا "آپ صرف چھ ماہ کی زندگی مانگتا ہوں"۔ فرمایا "تم کبھی تو لوگ سیر کر آتے ہیں"۔ مطلب یہ تھا کہ مولوی صاحب موصوف خواجہ کمال الدین کی مدد کے لیے انگلستان جانے کے لیے اپنی آمادگی ظاہر کریں۔ اسکے جواب میں مولوی صدرالدین صاحب نے عرض کی "ساری زندگی حاضر ہے" اسپر حضرت صاحب بہت خوش ہوئے ٭

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مخاطب ماسٹر صدرالدین صاحب تھے اور انھوں نے اپنی ساری عمر دینے کا اقرار فرمایا۔ اب سوال یہ ہے کہ مولوی شیر علی صاحب کو تو کوئی حکم نہیں ہوا (کیونکہ اگر حکم ہوتا تو پھر وہ انجمن میں رخصت کی درخواست کیوں دیتے۔ بلکہ جیسا کہ ماتحت قاعدہ تھا کہ جب کوئی ملازم خلیفۃ المسیح کے حکم کی ماتحت باہر جاتا تو آن ڈیوٹی لکھا جاتا وہ چلے جاتے۔ چنانچہ اسی بناء پر لاہوری ممبرون کی شمولیت میں ایک پرائیویٹ معاملہ قرار دیا گیا) ہاں مولوی محمد علی صاحب نے ان کا نام پیش کیا۔ اور مولوی شیر علی صاحب نے اپنی چند مشکلات بھی بیان کیں۔ برخلاف اس کے ماسٹر صدرالدین صاحب کو کوئی مشکل نہ تھی۔ تعجب ہے کہ ان کو اپنے عہد کا پاس بھی نہ ہوا۔ اور اپنی کمیٹی کی تجاویز کے مصالح کی بناء پر اس حکم کی تعمیل سے پہلوتہی کی اور جب دو تین روز یہ حکم ملنے پر کہ پھر دیر کیا ہے۔ صبح ہی چل دو۔ وہ نہ گئے۔ تو حضور کو کیا ضرورت تھی کہ بار بار اُسے فرماتے آپ خاموش رہے۔ لیکن خدا کے مقدسون کے حضور جو عہد کیا جائے خوشدلی سے اسکی تعمیل نہ ہو تو کرنا کرنی پڑے گی۔ چنانچہ اُمید ہے کہ حالات انکو مجبور کریںگے ٭

**تار کا مضمون غلط سنانے کا اقرار**

بحمداللہ کہ پیام میں مرزا یعقوب بیگ صاحب نے یہ بھی تسلیم کرلیا کہ مینے اپنے پیرو مرشد کو تار کا مضمون دیدہ دانستہ غلط سنایا تھا ملاحظہ ہو پیام ص۱۱۶ ٭

"خواجہ صاحب کا ولایت سے تار آیا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ مولوی صدرالدین کو فوراً بھیجدو۔ مفتی محمد صادق صاحب نے مجھے تار دیا کہ حضرت صاحب کو سنادو ...... مینَ نے اس خیال سے کہ حضرت صاحب کو خواجہ صاحب کے اس معاملہ میں عدم استقلال رائے کا افسوس ہوگا صرف اتنا عرض کیا کہ خواجہ صاحب کا مددگار کے متعلق تار آیا ہے"

**پیام حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کا انکار کرتا ہے**

پیام نے مصلح موعود کی پیشگوئی میاں مبارک احمد صاحب مرحوم پر چسپان کرنی چاہی ہے اور لکھا ہے۔ "پس مصلح موعود مبارک احمد ہی تھا" (پیام ص۱۱۲ صفحہ ۳ کالم ۲) جو قریباً ساڑھے آٹھ سال کی عمر ہی میں وفات پاگئے تھے۔ اور اس طرح پر وہ پیشگوئی کو (نعوذ باللہ) لغو ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ پیشگوئی میں تو اسے عمر اور زمین کے کناروں تک شہرت پانیوالا بتایا گیا ہے۔ اور یہ کہ وہ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ پس اگر یہ پیشگوئی اس کے بارے میں تھی تو صاف لفظوں میں اس کے یہ معنے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ دیکھا ناظرین اب یہ گروہ ہماری ضد کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر بھی خط صاف کرنے لگا ہے۔ مصلح موعود کی پیشگوئی جو سبز اشتہار میں ہے۔ اوّل سے آخر تک پڑھ جائے۔ اسمیں کہیں وحی کی شرط نہیں ہے۔ دوم۔ پیشگوئی سے بعد نو سال تک اس کا بالضرور پیدا ہوجانا لکھا ہے۔ جو سوائے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔ اگر مصلح موعود مبارک احمد ہی تھا تو اسپر پیشگوئی کے الفاظ کیوں صادق نہ آئے۔ پھر حضرت اقدس نے لکھا ہے کہ مجھے الہام سے معلوم ہوا کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔" مگر پیشگوئی بشیر اول کے متعلق تھی جو فوت ہوگیا۔ باقی بشیر ثانی کے لیے جو لوگ حضرت اقدس کی کتابیں نہیں پڑھتے وہ مہربانی فرماکر اسپر لب زنی فرماکر غیروں کو اعتراض کا موقعہ نہ دیں ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# الفضل

## مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۴ء

## حضرت مسیح موعودؑ کیا فرماتے ہیں؟

(۱) "میرے بعد سب ملکر کام کریں" ہم تو یہی بات چاہتے ہیں۔ اور یہی بات پیش کرتے ہیں۔ لیکن آپ جابجا ایک وقت میں کئی بیعت لینے والے قرار دیکر جماعت کو تتر بتر کرنا چاہتے ہیں اور قادیان کی مرکزی خصوصیت کو توڑ کر جابجا امیر قائم کررہے ہیں۔ اور خلافت کے سلسلہ کو مٹا کر حریت اور مادر پدر آزادی کی طرف جماعت کو بلارہے ہیں۔ آپ ہی ذرا بتائیں۔ کہ خلافت کو توڑ کر جماعت ملکر کام کرسکتی ہے۔ یا ایک خلیفہ کے ہاتھ پر جمع ہوکر اور مرکزی خصوصیت کی برکت سے جماعت میں اتحاد رہ سکتا ہے۔ یا جابجا مرکز بنانے سے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے۔ کہ ارکعوا مع الراکعین (رکوع کرنیوالوں کے ساتھ ملکر رکوع کرو) یعنی ملکر نمازیں پڑھو۔ اب بتاؤ۔ کیا اس کے یہی معنی نہیں ہیں۔ کہ ایک امام کے پیچھے اور امام کی اقتدا میں نمازیں پڑھو۔ پھر آپ غور کریں۔ کیا صحابہ کرام کو یہ حکم ہؤا تھا۔ یا نہیں۔ کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ (سب ملکر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ اور الگ الگ نہ ہو) اس حکم پر صحابہ کرام نے کسطرح عمل کرکے دکھایا۔ ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے اور اسے اپنا اولو الامر مطاع مانکر یا کسی اور طریق سے یہ ایک صریح دھوکہ ہے۔ جو "سب ملکر کام کریں" کے یہ معنی کئے جاتے ہیں۔ کہ خلیفہ کوئی نہ ہو۔ حالانکہ اسی حکم کی تعمیل صحابہ کرام نے ایک ہی ہاتھ پر بیعت کرکے کی ہے۔ اور اس کو ملکر کام کرنا سمجھتے رہے ہیں۔ آپ ہی بتائیں۔ کہ لاہوری احباب جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کررہے ہیں۔ یا خلیفہ؟ اور اب اتحاد اس طرح ہوسکتا ہے کہ سب موجودہ خلیفہ کو اپنا مطاع مان لیں۔ یا اس طرح کہ شتر بے مہار اور مطلق العنان بنکر ہر شخص مادر پدر آزاد ہوجائے۔

(۲) "انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے"

اس بات کا بھی ہمیں انکار نہیں۔ لیکن آپ یہ تو بتائیں۔ کہ انجمن حضرت اقدس کی زندگی میں بھی آپ کی جانشین تھی یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں تھی۔ تو یہ تو غلط ہے۔ کیونکہ اسوقت نہیں تھی۔ کیونکہ حضرت اقدس نے یہ فرمایا تھا۔ کہ "انجمن خدا کے قائم کردہ خلیفہ کی جانشین ہے" نہ کہ جانشین ہوگی یا جانشین بننے والی ہے۔ پس جب ثابت ہوگیا۔ کہ انجمن اسوقت بھی حضرت اقدس کی جانشین تھی۔ تو اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا جب سے انجمن حضرت اقدس کی جانشین بنی۔ اسوقت سے حضور اپنے سب کاموں سے فارغ ہوگئے تھے۔ اور اپنے تمام فرائض منصبی انجمن کے سپرد کر دئے تھے۔ یا کہ اپنا کوئی خاص کام انجمن کے سپرد کیا تھا۔ اور صرف اسی کام کیلئے انجمن بنائی تھی۔ آپ ساری الوصیت کو پڑھ کر دیکھ لیں۔ حضور نے انجمن کا کام صرف مقبرہ بہشتی اور اس کی آمدنی کا انتظام قرار دیا ہے۔ اور اسی غرض کیلئے یہ انجمن قائم ہوئی تھی۔ پس اس کی جانشینی صرف مقبرہ بہشتی کے انتظام کیلئے ہے۔ اس سے باہر انجمن کا کسی بات میں کچھ دخل و تصرف نہیں۔ اور نہ حضور نے اس کو کوئی زائد اختیارات دئے ہیں۔ چنانچہ اس انجمن کا نام ہی حضور نے الوصیت میں انجمن کارپردازان مصالح قبرستان رکھا۔ کیا حضرت اقدس صرف مردوں کو گاڑنے کیلئے آئے تھے۔ جو انجمن آپکے فرائض منصبی میں آپکی جانشین ہو۔ پس ثابت ہؤا۔ کہ انجمن صرف قبرستان کے انتظام میں حضور کی جانشین ہے۔ جیسا کہ انجمن سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس معاملہ میں حضرت اقدس کے جانشین تھے پس معلوم ہؤا۔ کہ جانشین سے مراد نائب اور مددگار ہے۔ نہ کہ خلیفہ۔ کیونکہ خلیفہ اور قائمقام اصل کی موجودگی میں نہیں ہوسکتا۔ اور نائب اور مددگار اصل کی موجودگی میں ہوسکتے ہیں۔ پس اگر انجمن آپکی قائمقام اور خلیفہ ہوتی۔ تو آپکے بعد قائم ہوتی۔ یا آپکے بعد جانشین بنتی۔ حالانکہ وہ آپکی موجودگی میں آپکی جانشین تھی۔ اب دوسری بات جو اس فقرہ میں قابل غور ہے:-

"خدا کا مقرر کردہ خلیفہ" ہے۔ ظاہر ہے کہ حضور نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ وہ میری جانشین ہے۔ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اور یہ بات اوپر اچھی طرح سے ثابت ہوچکی ہے۔ کہ جانشین سے مراد نائب اور مددگار ہے نہ کچھ اور۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفوں کو قائم کرتا ہے۔ اسلئے حضور کے بعد آنیوالے جسقدر خلفاء ہیں۔ وہ بھی یکے بعد دیگرے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے مفہوم میں داخل ہیں۔ جس سے ثابت ہؤا۔ کہ جس طرح انجمن حضرت اقدس کی نائب مددگار ماتحت اور مطیع تھی۔ اسی طرح آپکے بعد آنیوالے خلفاء کی بھی نائب مددگار اور مطیع ہے اور ہوگی۔ نہ کہ مطاع۔ بس اس بات کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے حضرت اقدس الوصیت میں لکھتے ہیں۔ کہ "انجمن کو سلسلہ احمدیہ کی ہدایت کے ماتحت چلنا ضروری ہوگا"

ظاہر ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ جماعت احمدیہ کا نام ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی ہدایت سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ ہر فرد کی ہدایت۔ کیونکہ اول تو جماعت کا ہر فرد انجمن کا ممبر ہے۔ (دیکھو رپورٹ جلسہ سالانہ بابت ۱۹۱۲ء۔ نوشتہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ اول دوم) پھر جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی ہدایت پر انجمن کا چلنا عقلاً محال ہے پس اس سے یہی مراد ہے۔ کہ تمام جماعت کے واحد امیر خلیفہ کے حکم کے ماتحت انجمن کو چلنا ہوگا۔ کیونکہ خلیفہ کا حکم تمام قوم کا حکم ہے۔ شاید کوئی شخص یہ کہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی ہدایت سے مراد حضرت اقدس کی ہدایت اور آپکی تعلیم ہے۔ سو اس کا جواب ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ سے مراد حضرت اقدس کا وجود نہیں ہوسکتا کیونکہ آپ تو یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی کے ماتحت وفات پاچکے ہیں۔ مگر آپکے سلسلہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ اور اس وعدہ کے مطابق یہ سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک قائم رہیگا۔ نیز آپ بانئے سلسلہ ہیں۔ نہ کہ خود سلسلہ۔ نیز سلسلہ کو تو حضرت اقدس کی ہدایت کے ماتحت چلنا ضروری ہے۔ اور انجمن کو حضرت اقدس کی زندگی میں حضور کے حکم کے ماتحت چلنا ضروری تھا۔ اور حضور کے بعد اسے سلسلہ کی ہدایات کے ماتحت چلنا ضروری ہے۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا؟

نیز انجمن حضرت اقدس کی تعلیم و ہدایات کے ماتحت ہی تو قائم ہوئی ہے۔ پس اس کیلئے یہ شرط لگانا لئے سود اور تحصیل حاصل میں داخل ہے۔ نیز جو امور انجمن کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ محض سب انتظامی امور ہیں۔ جنکی نسبت ضروری ہدایات دینا حضرت اقدس کی تعلیم کا کام نہیں۔ بلکہ یہ سلسلہ احمدیہ کا کام ہے۔ اور اس سلسلہ کے سردار و پیشوا کا حکم اس سلسلہ کا حکم ہے۔

## تعلیم الاسلام بدستور پررونق ہے

ماسٹر صدرالدین صاحب اپنی اہمیت جتانے کیلئے پیام میں نوٹس دیتے ہیں۔ کہ میرے جانیکی وجہ سے لڑکے سارٹیفکیٹ نہ طلب کریں۔ خوب! اول تو جانیکے متعلق ہمکو تعجب ہے کیونکہ کوئی استعفا تاحال نہیں دیا۔ دوم لڑکے ہرگز ہرگز غیر معمولی طور پر قادیان سے نہیں جارہے بلکہ اور آرہے ہیں جنکی کثرت کیوجہ سے ۵ ماہ حال تک آخری تاریخ رکھنی پڑی ہے جب جماعتیں تبدیل ہوتی ہیں تو یہ عام دستور ہے۔ کہ بعض لڑکے چلے جاتے ہیں بعد کئی آتے ہیں امسال خدا نے اپنے فضل کا نشان دکھانے اور اعتراضات سے بچانے کیلئے جانیوالوں کی تعداد کم رکھی ہے مختلف اطراف سے آنیوالے خطوط آخر مدرسہ کے دفتر میں محفوظ ہونگے انکی تعداد اور مضمون اور اسماء مقامات چھپوا دینے چاہئیں۔ تا ہمیں بھی کچھ معلوم ہو۔ کہ آخر وہ کونسے لڑکے ہیں جو چلے گئے ہیں۔ اور پچھلے سال کتنے گئے تھے۔ ایسی باتوں سے کیا فائدہ قادیان کے [illegible] حلقے میں کوئی شخص خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو کبھی بت نہیں بنایا گیا۔ ہر ایک آنیوالا ایک آیت ہے۔ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا پر ایمان رکھنیوالی قوم بھلا گھبرا سکتی ہے۔ اسی بنا پر جب ماسٹر صدرالدین صاحب نے حضرۃ خلیفہ اول کے عہد میں کسی بات پر بگڑ کر جب جانیکا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ تو انہوں نے صاف الفاظ میں جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ ہمارے دوستوں کو یاد ہوگا۔

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

# تصدیق المسیح

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصلی کام

یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جیسا کام ہوتا ہے۔ اور جیسی ضرورت ہؤا کرتی ہے۔ اور جن امراض میں زمانہ کے لوگ مبتلا ہوتے ہیں اور جو حالت زمانہ تقاضا کرتی ہے۔ انہی حالات کے ماتحت خدا تعالیٰ اپنے نیک بندے بھیجا کرتا ہے۔ کام کے مطابق صاحب لیاقت مامور بھیجا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس میں تمام وہ امور جمع کر دیتا ہے جو کہ اس زمانہ کے حالات تقاضا کیا کرتے ہیں حضرت مسیح موعود کا وہ زبردست زمانہ ہے۔ جس کے متعلق ہر ایک نبی نے خبر دی ہے اور تمام نبیوں نے اس زمانہ کے فتن سے ڈرایا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق بہت تفصیل فرمائی ہے۔ یہ شیطان کی آخری جنگ ہے۔ اسدفعہ شیطان نے بڑی جمعیت اور مشترکہ طاقتوں اور قوتوں کے ساتھ حملہ آور ہونا ہے کیونکہ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے دنیا کی وہ حالت نہ تھی جو آجکل ہے۔ تب دنیا بہت حصوں میں منقسم تھی اسلئے کئی نبی ایک وقت میں دنیا میں تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ کیونکہ دنیا کے بین الاقوامی رلستے بالکل مسدود اور بند تھے۔ اور باہم مختلف ممالک میں کسی رابطہ وا اتحاد کا کوئی بھی ذریعہ نہ تھا۔ اسلئے شیطان کی طاقت اس زمانہ میں بجائے مجتمع ہونیکے متفرق تھی۔ اور اس کے مقابلہ میں بجائے ایک نبی کے بہت سے انبیاء علیہم السلام ہؤا کرتے تھے۔ اسلئے شیطان کی طاقت کا ظہور محدود درجہ کا ہوتا تھا۔ مگر اب اس نے بڑے اسلحہ اور مجتمع طاقت کے ساتھ حملہ آور ہونا ہے۔ اور اس کے مقابلے میں صرف ایک مسیح موعود بھیجا گیا ہے۔ اس تفاوت پر نظر غائر غور فرمایئے۔ کہ مسیح موعود کیلئے کتنی بڑی ذمہ داری کا کام مقرر فرمایا گیا ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ آپکو جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپکو بہت سے انبیاء کے اسماء سے موسوم گردان دیا ہے۔ کیونکہ پہلے فرداً فرداً قوم ایک نبی کے مقابل میں ہؤا کرتی تھی۔ اور موجودہ زمانے میں تمام ادیان باطلہ نے خروج کیا ہے اور کوئی مذہب بھی پردہ خفا میں نہیں رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام صرف ایک ہی دجال کو قتل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ تمام ادیان باطلہ پر اسلام کا غلبہ ثابت کرنا ہے اور اسلام کو بھی از سر نو ثریا سے واپس لانا ہے اور اس میں ایمان اور روح پھونکنی ہے جو کہ محض زمین پر بطور نام رہ گیا تھا۔ اسی لئے بجائے ایک معمولی مجدد کے ایک عظیم الشان نبی بھیجا گیا۔ اور خود خدا تعالیٰ نے اس کو فرمایا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کے متعلق تمام مفسرین کا اتفاق ہے۔ کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کیلئے ہے اس آیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرض منصبی بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت اور دین حق اس کے پاس ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ سے دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کردیگا۔ اگرچہ اہل ادیان جو کہ شرک کا آشیانہ ہونگے۔ اس کو بُرا ہی مناتے رہیں گے۔ خود حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ سلم نے اُس کی تصدیق فرما دی ہے سنن ابی داؤد میں حدیث ہے۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لیس بینی وبینہ یعنی عیسٰی علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون۔ فرمایا۔ کہ میرے اور حضرت مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وہ آئیگا۔ جب تم اس کو دیکھو تو اس کو پہچان لو۔ کہ میانہ قد ہوگا۔ اور اس کا رنگ سُرخ سفیدی ہوگا دو چادریں پہنے ہوئے اتریگا۔ (چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ جو حضور مسیح موعود کے شامل حال رہتی تھیں۔ ایک رو او کی بجائے اوپر کے جسم میں اور ایک ازار کی بجائے نیچے کے جسم میں) اس کے سر سے پانی گریگا۔ اگرچہ اسنے تری کو چھوا بھی نہ ہو (استغفار۔ تسبیح۔ تحمید میں بہت مشغول ہوگا۔ وہ بہت مقدس اور پاک انسان ہوگا) اسلام کی خاطر لوگوں سے لڑیگا عیسائی مذہب کا سخت جانی دشمن ہوگا۔ وہ جہاد کو موقوف کر دیگا اللہ تعالےٰ اسکے زمانہ میں تمام مذاہب کو ہلاک کر دیگا۔ ایک اسلام ہی اسوقت زندہ مذہب ہوگا۔ دجال ہلاک ہوجائیگا۔ چالیس برس دنیا میں اپنا کام کریگا۔ پھر وہ مرجائیگا۔ اور مسلمان ہی اس کا جنازہ پڑھیں گے۔

”اس جگہ اس سوال کا حل کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ مسیح کس عمدہ اور اہم کام کیلئے آنیوالا ہے اگر یہ خیال کیا جائے۔ کہ دجال کے قتل کرنے کیلئے آئیگا۔ تو یہ خیال نہایت ضعیف اور بودا ہے کیونکہ صرف ایک کافر کا قتل کرنا کوئی ایسا بڑا کام نہیں جسکے لئے ایک نبی کی ضرورت ہو۔ خاصکر اس صورت میں کہ کہا گیا ہے۔ کہ اگر مسیح قتل بھی نہ کرتا تب بھی دجال خود بخود پگھل کر نابود ہو جاتا۔ بلکہ مسیح تو یہ ہے کہ مسیح کا آنا اس لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ تمام قوموں پر دین اسلام کی سچائی کی حجت کرے۔ تا دنیا کی ساری قوموں پر خدا تعالےٰ کا الزام وارد ہو جائے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو کہا گیا ہے۔ کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے۔ یعنی دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کی رو سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

دوسرا کام مسیح کا یہ ہے۔ کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے۔ خلق اللہ کے سامنے رکھے۔

تیسرا کام مسیح کا یہ ہے۔ کہ ایمانی نور کو دنیا کی تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشے اور منافقوں کو مخلصوں سے الگ کر دیوے۔

سو یہ تینوں کام خدا تعالےٰ نے اس عاجز کے سپرد کئے ہیں۔ اور حقیقت میں ابتداء سے یہی مقرر ہے۔ کہ مسیح اپنے وقت کا مجدد ہوگا۔ اور اعلیٰ درجہ کی تجدید کی خدمت خدا تعالیٰ اس سے لیگا۔ اور یہ تینوں امور وہ ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے جو اس عاجز کے ذریعہ سے ظہور میں آویں۔ سو وہ اپنے ارادہ کو پورا کریگا۔ اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا“ (مسیح موعودؑ)

سو یاد رکھو۔ کہ انبیاء کا کام تخم ڈالنا ہوتا ہے۔ ان ہر سہ امور کے لئے وہ بیج بو گئے ہیں۔ اور دین اسلام کو تمام ادیان عالم پر غالب ثابت کر گئے ہیں۔ دجال ان کی تحریروں سے پگھل جاتا ہے۔ اُنکے انفاس قدسیہ سے جو کلمات طیبات شرف صدور حاصل کر چکے ہیں۔ کافر مرتے ہیں۔ مومنین مخلصین کی ایک مستعد سرگرم جماعت اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ جو کہ دین کیلئے مال وجان تک قربان کرنیکو طیار ہے۔ کیا اب بھی اُس کے ماننے میں کسی کو شک وشبہ باقی رہتا ہے۔ کافی ہے ماننے کو اگر اہل کوئی ہے۔

## ۹۵ فیصدی بیعت کر چکے ہیں

مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ کل جماعت کی تعداد چار پانچ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ اگر کثیر حصہ بیعت کر چکا تو تین لاکھ کی فہرست دو۔ چار پانچ لاکھ چونکہ مسیح موعودؑ کا قول ہے اسلئے اسکے اثبات کی ذمہ داری ہمارے اور آپ پر یکساں ہے۔ آپ فہرست تیار کریں ہم بھی آپکو دو دن کے بعد انشاء اللہ اسمیں سے ۹۵ فیصدی نام دکھا دینگے جو بیعت کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب فیصلہ کا طریق وہ اختیار کرنا چاہئے۔ جو ممکن اور سہل ہو۔ آپ دفتر سکرٹری سے انجمنوں کی فہرست منگوالیں ہم آپکو دکھا دینگے۔ کہ یقینی طور پر ۹۵ فیصدی کے حساب سے کل انجمنیں بیعت میں داخل ہو چکی ہیں۔ پشاور اور گوجرانوالہ کے دو چار آدمی رہ گئے ہونگے اور بس چونکہ آپ تھوڑے ہیں اسلئے آپکو تو بہت سہولت ہے۔ بسم اللہ اپنے اخبار میں نام شائع کر دیں۔ جو آپکے ساتھ ہیں۔ مگر آپ ایسا ہرگز نہ کر سکینگے انشاء اللہ

# حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

## پارہ ۲۸ - سورۃ الصف بقیہ رکوع (اول)

کہ جب وہ احمد آیا تو انھوں نے کہدیا کہ یہ تو جھوٹا ہے پس منکر کی نسبت یہ آیت نہیں ہو سکتی سب جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود ہمیشہ اپنے زمانہ میں اسی آیت کو پیش کر کرکے مخالفوں پر حجت کیا کرتے تھے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو تباہ کیوں نہیں ہو جاتا۔ اور یہ کہ اگر میں مفتری ہوتا۔ تو مجھے اس قدر بڑھنے کی مہلت نہ دیجاتی۔ باوجودیکہ تمہارے پاس اپنے خیال میں صداقت ہے۔ اور مجھے اپنی طرف بُلاتے ہو لیکن میں نہیں آتا۔ اس لئے چاہیئے تھا۔ کہ خدا مجھے ہلاک کر دیتا لیکن ایسا نہیں ہؤا +

وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ۔ درآنحالیکہ وہ پکارا جاتا ہے اسلام کیطرف یعنی اس کو لوگ اسلام کی طرف بُلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسلام کی طرف آ۔ اور تو کافر نہ بن۔ یہ وہی شخص ہو سکتا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آئے۔ کیونکہ اس کے آنے کے وقت لوگوں میں اپنے خیال کے مطابق اسلام موجود ہوگا۔ جب مسیح موعودؑ نے دعویٰ کیا۔ تو لوگوں نے کہا کہ تم اسلام سے کیوں نکلتے ہو۔ آخر کفر کا فتویٰ دیکر ثابت کر دیا کہ انھوں نے مسیح موعودؑ کو اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ کے زائد کرنے سے اس بات پر زور دیا ہے کہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسے تباہ ہو جانا چاہیئے خصوصاً ایسے وقت میں کہ اس کے مخالفین اس کے سامنے صداقت بھی پیش کرتے ہیں کیونکہ صداقت کے موجود ہوتے جو شخص کذب اختیار کرے تو وہ اس شخص سے زیادہ سزا کا مستحق ہے جس کے سامنے صداقت نہو اور وہ گمراہ ہو جائے۔ پس اگر تم لوگ صداقت پیش کرتے ہو۔ اور وہ نہیں مانتا تو اسے بہت جلد تباہ ہو جانا چاہیئے تھا +

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ لوگ ارادہ کرتے ہیں کہ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے مُنہ کے ساتھ۔ لیکن اللہ اپنے نور کو پھیلائے گا۔ اگرچہ منکر لوگوں کو بُرا ہی معلوم ہوتا ہے۔ یہ صاف اس زمانہ کے متعلق ہے۔ رسول کریم کے وقت لوگ مونہوں سے اسلام کو روکنا نہیں چاہتے تھے بلکہ تیغ و سنان سے۔ اُسوقت مسلمانوں کے مٹانے کے لئے تلوار اُٹھائی گئی تھی۔ لیکن مُنہ سے مسیح موعود کے وقت ہی لوگوں نے بجھانا چاہا ہے اور ناکام رہے ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی خیال کیا تھا کہ ایک کفر کا فتوے لگ گیا۔ تو یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا پر وہ کیا کر سکا۔ مسیح موعود کے خلاف ہی لیکچر۔ ٹریکٹ اور رسالوں کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ لیکن خدا نے ہر ایک پہلو سے منکرین کو نیچا دکھایا +

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وہی ہے جس نے رسول کو بھیجا ہدایت وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ کے ساتھ۔ تاکہ سچے دین کو یا رسول کو سب پر غالب کرے +

تمام مفسر یہاں آکر کہدیتے ہیں کہ یہ زمانہ مسیح کا ہے۔ جبکہ تمام دین کھل جائیں گے اور یہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ رسول کریم صلعم کے وقت صرف دو تین ہی مذہب تھے لیکن آجکل کئی ہزار مذہب پیدا ہو گئے ہیں۔ انسکلوپیڈیا آف ریلیجنز میں ہزاروں کی تعداد میں مذہب لکھے جاچکے ہیں۔ اس آیت میں لیظہرہ ہی رکھا ہے۔ یعنی اسوقت جو تمام ادیان پر غلبہ ہوگا۔ تو وہ نبی کریم صلعم کا ہی ہوگا۔ لیکن کس کے ذریعے۔ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے۔ پھر خدا تعالےٰ نے ایک دلیل مجھے اور سمجھائی ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کی نسبت ہے کیونکہ یہ آیت قرآن کریم میں تین جگہ آئی ہے اور تینوں جگہ مسیح کا ساتھ ذکر ہے۔

(۱) سورہ توبہ رکوع ۵ (۲) سورہ فتح رکوع ۴۔ اور (۳) اس جگہ ان تینوں جگہوں میں مسیح کا ذکر بھی ہے۔ دو جگہ تو صاف نام ہے۔ اور سورہ فتح میں انجیل کا نام لکھدیا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ مسیح نے دوبارہ آنا تھا۔ اور یہ واقعات اس کو پیش آنے تھے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ یہ آیت قرآن کریم کے مختلف حصوں میں آئے اور ہر جگہ پر مسیح کا ذکر اس کے ساتھ کیا جائے +



## رکوع دوم

### ۱۵ - اپریل ۱۹۱۴ء

هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے لئے یہ ایک تخصیص بیان فرمائی ہے کہ اس زمانہ میں تجارت کثرت سے ہوگی اور لوگ دین کو بھلا کر دنیا میں منہمک ہو جائیں گے اس وقت مسیح موعود مومنوں کو کہے گا۔ کہ اے لوگو تم جو دنیا کی تجارت کی طرف جھکے ہوئے ہو۔ کیا میں تمہیں وہ تجارت نہ بتاؤں جس سے تم عذاب الیم سے نجات پا جاؤ۔ اور تم کو سکھ نصیب ہو۔ پس حضرت مسیح موعودؑ نے تجارت یہ بتائی کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ اسی بات کا اقرار ہر ایک سے بیعت کرتے وقت کروایا۔ تجارت میں بہت سے غفلت کے اسباب موجود ہوتے ہیں۔ اور خاصکر آجکل تو لوگ تجارت کی وجہ سے خدا کو بالکل بھلا بیٹھے ہیں۔ موجودہ زمانہ سے پیشتر تجارت کو کبھی ایسا فروغ نہیں ہؤا۔ ڈاک۔ تار۔ ریل اور جہازوں کے ذریعے تجارت عروج پر پُہنچ گئی ہے۔ پہلے ایسا کوئی ذریعہ تجارت کو ترقی دینے کے لئے نہ تھا۔ آجکل کے تجار دولت میں شاہان زمانہ سے بہت بڑے ہوئے ہیں۔ لیکن جس قدر دنیاوی کاروبار اور تجارت میں لوگوں نے ترقی کی ہے۔ اس سے بہت زیادہ دین میں غفلت روا رکھی گئی ہے۔ یہی وجہ تھی اور صرف یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت میں یہ اقرار لیا۔ کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اور تجارت اللہ پر ایمان۔ رسول پر ایمان۔ اور اللہ اور رسول کی باتوں کو سچا سمجھکر اُن پر عمل کرنا مسیح موعود نے بتایا۔ مسلمانوں کی ابتری اور سُستی کا علاج مختلف طبیبوں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق الگ الگ بتایا لیکن نسخہ اسی حکیم کا کارگر ہؤا جس نے واقعی طور پر بیماریوں کو شناخت کر لیا۔ اس لئے یہ اسکی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے سرسید احمد خان نے یہ علاج سوچا کہ مدارس۔ کالج اور یونیورسٹیاں بنائی جاویں۔ اور تعلیم جدید سے یورپ کی طرح ترقی کے مدارج طے کئے جاویں۔ لیکن یہ مسلمانوں کا معالج ایک نو مسلم نائب کی بد دیانتی سے اتنا کبیدہ خاطر ہؤا۔ کہ آخر اسی صدمہ کی وجہ سے وفات

پائی۔ بعض نے یہ علاج بتایا۔ کہ تجارت کو وسیع پیمانہ پر مسلمانوں میں رواج دیا جائے بڑی بڑی کوٹھیاں اور کمپنیاں بنائی جاویں۔ مگر مال کی کمی سے کامیاب نہ ہو سکے۔ بعض نے کہا کہ تجارت صنعت و حرفت پر چلتی ہے۔ ملک میں فیکٹریاں اور کارخانجات جاری کرنے چاہئیں مگر یورپ کے کارخانہ دار چونکہ اپنی ملکی گورنمنٹ کے دفتروں میں ان سے زیادہ دخیل ہو سکتے تھے اور انکے مقابلہ میں یہ کامیاب نہ ہو سکتے تھے اس لئے اس میں بھی ناکام رہے اور وہیں کے وہیں رہ گئے۔ بعض نے کہا کہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں باہمی تعلقات مستحکم کئے جاویں۔ اور اس لئے پین اسلامزم سوسائٹی بنائی گئی۔ مگر یورپ کی دھمکی سے وہ بھی دب گئے۔ بعض نے کہا۔ کہ اسلامی حکومتوں اور سلطنتوں کو مستحکم کرنا چاہیئے۔ اور انکی امداد کے لئے انجمن خدام کعبہ بنائی گئی۔ کہ روپیہ جمع کر کے ترکوں کو دیا جائے۔ تاکہ وہ جہاز بنا کر اپنی سلطنت کو مضبوط کریں۔ مگر گورنمنٹ کے خوف سے تمام جوش اور سرگرمی سرد پڑ گئی اور آخر گورنمنٹ سے استمزاج کرنا پڑا۔ غرضیکہ جو جو کسی نے علاج سوچا۔ وہ اس میں ناکام رہا۔ اگر کوئی کامیاب ہوا۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی وجود با جود تھا۔ جس نے مخالفین اسلام کے ناطقے بند کر دیئے۔ اور ایک بڑی جماعت تیار کر لی۔ لیکن مادی ذرائع سے نہیں بلکہ روحانی طریقہ سے +

تُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ط یورپ کو اپنی بندوقوں توپوں اور دیگر اسلحہ پر ناز اور فخر تھا۔ اور ہے اور ناممکن ہے کہ کوئی قوم یورپ کا مقابلہ مادی چیزوں سے کر سکے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے بتایا۔ کہ یہ چونکہ مذہب کی طرف سے بالکل بے پرواہ ہیں۔ تم اپنی کوششیں ان کے دین کے مقابلہ میں لگا دو اور ان کے مذہب پر فتح حاصل کر لو۔ تو ان کے دل تمہارے ماتحت ہو جائینگے۔ پھر وہ اپنے اموال اور نفس سے تمہاری مدد کرنے لگیں گے۔ یہی سبب ہے کہ احمدیوں سے عیسائی ڈرتے ہیں کیونکہ یہ جماعت باطل مذہبوں کے استیصال اور انکو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے قائم ہوئی ہے +

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ۔ تمہارے ساتھ اللہ تعالےٰ نیا عہد باندھے گا۔ اور تمہارے پہلے قصوروں کو معاف کر دیگا جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ عہد جدید شروع ہوا تھا۔ تو ان یہودیوں کے گناہ جو کہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے عفو کر دیئے گئے تھے۔ اسی طرح مسلمان اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئیں۔ تو گزشتہ تقصیریں معاف کر دی جائینگی +

عَدْنٍ۔ عَدَنَ الْمَكَانَ۔ اقامہ۔ مکان میں ٹھہر گیا۔ جَنّٰتِ عَدْنٍ۔ یعنے ہمیشہ رہنے والے باغات +

نَصْرٌ مِّنَ اللهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ط یہ کوئی اتفاقی فتح اور کامیابی نہ ہوگی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پے درپے فتوحات حاصل ہونگی۔ اور خدا کیطرف سے بطور مدد کے یہ کامیابیاں دیجائینگی +

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللهِ۔ حضرت خلیفۃ المسیح (خدا کے ہزار ہزار درود ان پر ہوں) قرآن کریم کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ جب میں نے انجمن انصار اللہ کے قواعد آپ کے پیش کئے۔ حالانکہ آپ ہمارے آقا اور مطاع تھے۔ اور ہم ان کے ماتحت تھے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میرا نام بھی انصار اللہ میں لکھ لو۔ میں بھی آپکے انصار میں ہوں۔ بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ تم نے انصار اللہ کی ایک جماعت بنائی ہے۔ تو کیا جو اس میں شامل نہیں وہ اعداء اللہ ہیں لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ مثلاً ایک آدمی کا نام رحمت اللہ ہے تو باقی غضب اللہ ہیں ہرگز نہیں۔ اچھا نام بطور تفاؤل اور دعا کے ہوتا ہے کہ خدا ہمیں ایسا کرے۔ اچھا نام اس لئے نہیں ہوتا۔ کہ دوسروں کو اس صفت سے محروم سمجھا جاتا ہے۔ ایک مجلس کا نام مجلس معتمدین ہے۔ تو دوسرے غیر معتمد نہیں ہو سکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مجمع احباب بنایا تھا۔ تو کیا دوسرے لوگ مجمع اعداء تھے جو کوئی اپنے لئے پسند کرے گا وہ اچھا نام ہی پسند کرے گا اس پر اعتراض کرنا حماقت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو انصار اللہ کہا۔ اور مکہ والوں کو مہاجرین۔ نام پہچاننے کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ مہاجرین کا حق نہ تھا کہ کہتے کہ ہمیں کیوں انصار اللہ نہیں کہا جاتا۔ کیا ہم اعداء ہیں؟

مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللهِ۔ اللہ پر ایمان لاؤ۔ رسول پر ایمان لاؤ اور انکی تمام باتوں کو سچا یقین کرو۔ مال و اموال سے فی سبیل اللہ لگ جاؤ۔ یہ مسیح موعود کی آواز ہے کہ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللهِ۔ اس کا جواب تم لوگ نَحْنُ أَنصَارُ اللهِ سے دو۔ خدا نے اپنے فضل سے یہ سہرا احمدیوں کے سر باندھا ہے۔ اور وہ ہی اس سلسلہ کی حفاظت کرے گا۔ ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری ذمہ واری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ خدا سے ڈرتے رہو اور امید بھی رکھو۔ کیونکہ الایمان بین الخوف والرجاء +

# سورۂ جمعہ رکوع اوّل

۱۶۔ اپریل ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ سورۃ بھی بہت کچھ اس زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور نیز (۱) مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق۔ (۲) مسئلہ خلافت کے متعلق (۳) مسیح موعود کے خلیفوں کے متعلق (کہ بعض خلفاء اس کی اولاد سے ہونگے) روشنی ڈالتی ہے +

اس سورۃ میں جمعہ کا ذکر ہے۔ قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ دنیا کی کتنی عمر ہے اور کب سے یہ بنی ہے۔ اور نہ ہی حدیثوں میں رسول کریم نے خدا کی طرف سے یا اپنی طرف سے کوئی خبر دی ہے مگر اور قرائن ایسے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ اسکی عمر سات ہزار سال کی ہے۔ اور وہ قرائن یہ ہیں۔ (۱) صحابہ کی خوابیں اور کشف (۲) توریت کی شہادت لیکن اس سے یہ یقین نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس جہان کی عمر سات ہزار سال ہے اور اس سے پہلے کچھ نہ تھا۔ کیونکہ بعض ایسی ایسی چیزیں دستیاب ہوئی ہیں جنکی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشیاء لاکھوں برسوں کے بعد اس طرح بنی ہیں۔ حضرت محی الدین عربی بڑے بزرگ تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے مصر کے میناروں پر ایک کتبہ جو کسی پرانی زبان کا تھا ترجمہ کے ذریعہ پڑھا تو معلوم ہوا کہ وہ تین لاکھ سال ہوئے تیار ہوا تھا۔ انھوں نے اپنی کتاب میں جو کہ سات آٹھ سو سال کی لکھی ہوئی ہے۔ اور بھی بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ امریکہ کے متعلق بھی انھوں نے ہی سب سے پہلے کشف کے ذریعہ بتایا تھا کہ اسپین سے پرے ایک اور ملک ہے جو سمندر کے پرے ہے۔ وہ فرمانے لگے کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ سپین کے پرے سمندر ہی سمندر ہے حالانکہ مجھے تو اس سے پرے ایک بہت بڑا ملک نظر آتا ہے۔ آپ کے مریدین میں یہ روایت مشہور تھی انہیں سے کسی نے ایک عرصہ کے بعد یہ بات کولمبس سے بیان کی۔ اور وہ اس راہ سے ہندوستان دریافت کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ محی الدین ابن عربی سپین کے ہی باشندے تھے۔ کولمبس پر پادریوں نے اسی وجہ کفر کا فتویٰ لگایا۔ کہ یہ غیروں کی باتوں کو مانکر عیسائیت

# مراسلت

ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔ السلام علیکم!

ایک جلسہ ۱۲۔ اپریل کو وکلائے و قائمقامان جماعتہائے مقامات مختلفہ حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمر خلیفہ ثانی اس غرض سے کہ ضروریات سلسلہ کیلئے غور کرے منعقد ہوا تھا۔ آپ اس کارروائی جلسہ کو اخبار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ راقم۔ محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ سکرٹری وکلائے و قائمقامان جماعت ہائے مقامات مختلفہ۔

اس اجلاس وکلاء میں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے اس غرض کیلئے آئے تھے۔ اور جو ۱۲ اپریل ۱۴ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں بصدارت حضرت مولوی محمد احسن صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

۱۔ ہندوستان کے تمام شہروں۔ قصبوں میں واعظ سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کیلئے بھیجے جائیں۔ اُن کے اخراجات صدر انجمن کی مد اشاعت اسلام میں سے دیئے جائیں۔

۲۔ قواعد صدر انجمن کی دفعہ ۱۸ میں الفاظ ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام“ کی جگہ الفاظ ”حضرت خلیفۃ المسیح میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی“ درج کئے جائیں بالاتفاق قرار پایا کہ یہ ریزولیوشن بخدمت مجلس معتمدین بذریعہ نواب محمد علی خان صاحب۔ سید محمد احسن صاحب۔ میرزا بشیر احمد صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب پیش کرائے جائیں۔ اور ان حضرات کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس کیجائے۔ کہ اس درخواست کو بہت جلد آئندہ کے اجلاس میں پیش کرانے کا انتظام فرماویں۔

نیز یہ بھی تجویز ہوا۔ کہ اس کی ایک نقل صاحب سکرٹری انجمن کی خدمت میں بھی اس التماس کیساتھ ارسال کیجاوے۔ کہ وہ اس کو آئندہ کے اجلاس میں پیش کرنیکا انتظام فرماویں۔

۳۔ علم دین کی تحصیل کیلئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئیں جن کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا گیا۔

(ا) لوگ یہاں ایک ایک مہینہ کیلئے آئیں جو علم اس عرصہ میں حاصل کریں۔ اسکو درس تدریس سال بھر واپس جا کر کریں۔ اور اگلے سال پھر مزید تعلیم کیلئے آئیں۔

(ب) ایک نصاب مقرر کر دیا جائے جو دوست اپنے اپنے مقاموں پر اسکا مطالعہ کریں اور وقت مقررہ پر یہاں آکر امتحان دیں۔

(ج) بیرونی انجمنیں اپنی اپنی طرف سے آدمی تعلیم کیلئے یہاں بھیجیں۔ جو یہاں ایک ایک سال پڑھیں۔ بھیجنے والی انجمنیں اُن کے اخراجات برداشت کریں۔

۶۔ مبلغین کا پیدا کرنا چونکہ علماؤں پر منحصر ہے۔ اور مدرسہ احمدیہ کی غرض علماء تیار کرنا ہے۔ اس لئے سب دوستوں کو چاہئے۔ کہ ہر ضلع میں سے چند طلباء مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پانے کیلئے بھیجیں۔

۷۔ جو واعظ صدر سے بھیجے جائیں۔ ان کو اخراجات بیرونجات کے دوستوں کے ہاتھ سے نہ ملنے چاہئیں۔ اگر بیرونی دوستوں کی امداد لینی ضروری ہو۔ تو وہ بھی انجمن معتمدین کے ذریعہ سے دیجائے۔

۸۔ زکواۃ کی تحصیل کے لئے جماعتوں کے سکرٹری اپنے اپنے مقاموں کے اصحاب نصاب کی فہرست مرتب کریں اور وصولی کی فکر کریں۔ اس مد کا روپیہ اور نیز اشاعت اسلام کا روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں براہ راست آنا چاہیئے۔ انجمن معتمدین کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہونا چاہیئے۔

۹۔ تعلیم عامہ کی اشاعت کے لئے جہاں جہاں ممکن ہو مکاتب یا مدارس اور حتی الوسع سرکاری امداد (ایڈ) لیجائے جہاں شہر وغیرہ میں ممکن ہو۔ احمدی طلباء کیلئے بورڈنگ ہوس۔ (ہوسٹل) کھولے جائیں۔ ان طلباء کو احمدی دوستوں میں سے جو اُس کے اہل ہوں۔ وہ قرآن مجید کا درس سنایا کریں۔

۱۰۔ دارالامان میں ایک کالج کے قائم کرنے کی تجویز کو بورڈ کے سپرد کیا جائے۔ جس کے ممبر زیادہ تر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز ہوں۔ اور ایسے اصحاب ہوں جو تعلیمی معاملات میں ماہر ہوں۔ وہ اس بات پر غور کریں۔ کہ کس طرح جلدی اور کم خرچ پر کالج کھولا جا سکتا ہے۔

سید محمد احسن لائف ممبر عفی اللہ عنہ صدر جلسہ

مجلس ممبران صدر انجمن احمدیہ۔

۱۔ اکبر علی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر فیروزپور شہر۔ ۲۔ محمد اشرف سیکرٹری۔ راولپنڈی۔ ۳۔ ناصر علی پلیڈر فیروزپور۔ ۴۔ محمد شریف پلیڈر۔ لاہور۔ ۵۔ ظفر احمد صاحب سررشتہ دار و سکرٹری جماعت کپورتھلہ۔ ۶۔ میرزا محمد شفیع صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات دہلی۔ ۷۔ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی۔ ۸۔ محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مردان۔ ۹۔ فرزند علی ہیڈ کلارک فیروزپور۔ ۱۰۔ مستری الہ دین۔ ۱۱۔ عبد الحق سید والہ۔ ۱۲۔ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت۔ سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ۔ ۱۳۔ مستری کریم بخش صاحب محاسب انجمن احمدیہ اٹاوہ۔ ۱۴۔ سید مختار احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شاہجہانپور۔ ۱۵۔ حاجی عبد القدیر صاحب امین انجمن احمدیہ ۱۶۔ چوہدری غلام احمد خانصاحب مختار عدالت پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ پاکپٹن۔ ۱۷۔ بابو عطا محمد صاحب انسپکٹر آف ورکس بلدیہ پاکپٹن۔ ۱۸۔ چوہدری حاکم علی صاحب سفید پوش چک پنیار نمبر ۹ ضلع سرگودھا۔ ۱۹۔ چوہدری عبد اللہ خان صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ۔ ۲۰۔ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب گرداور قانونگوئے کوٹ رائے بوٹا مل۔ تحصیل چونیاں۔ ۲۱۔ منشی غلام حیدر صاحب پٹواری سیکرٹری انجمن احمدیہ تلونڈی راہوالی و گجو چک و تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ۔ ۲۲۔ بابو سردار احمد صاحب کلرک محکمہ نہر۔ لائلپور ۲۳۔ شیخ مولا بخش صاحب تاجر لائلپور۔ ۲۴۔ مستری فیض احمد صاحب جموں۔ ۲۵۔ منشی غلام نبی صاحب مدرس ماہل پور۔ ضلع ہوشیارپور۔ ۲۶۔ حکیم علی احمد صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ مفصلات تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات۔ ۲۷۔ مولوی پیر برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ تحصیل پھالیہ۔ ۲۸۔ میاں خدا بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ادرحمہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور۔ ۲۹۔ میاں احمد الدین صاحب ادرحمہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ ۳۰۔ میاں چراغ الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر رئیس۔ لاہور۔ ۳۱۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی بلڈنگ فنانشل سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور۔ ۳۲۔ ۳۳۔ میاں محمد امین صاحب ملک التجار تاجر چرم رئیس لاہور۔ ۳۴۔ منشی تاج الدین صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ پنشنر لاہور۔ ۳۵۔ شیخ محمد ابراہیم صاحب تاجر چرم رئیس لاہور۔ ۳۷۔ شیخ عبد الرحیم صاحب تاجر چرم لاہور۔ ۳۸۔ بابو غلام محمد صاحب فورمین ریلوے پریس لاہور۔ ۳۹۔ میاں عبد العزیز صاحب تاجر عزیز ہوس انار کلی لاہور۔ ۴۰۔ میاں محمد سعید صاحب تاجر عزیز ہوس انار کلی۔ لاہور۔ ۴۱۔ میاں معراج الدین عمر صاحب مالک اخبار بدر قادیان۔ لاہور۔ ۴۲۔ بابو نبی بخش صاحب ہیڈ کلرک ریلوے۔ لاہور۔ ۴۳۔ بابو عبد العزیز صاحب کلرک لاہور ۴۴۔ بابو عبد الکریم صاحب ریڈر ریلوے پریس لاہور۔ ۴۵۔ منشی محبوب عالم صاحب منیجر سائیکل مارٹ نیلہ گنبد لاہور۔ ۴۶۔ میاں وزیر محمد صاحب کلرک ڈاکخانہ لاہور۔ ۴۷۔ میاں نذیر حسین صاحب پسر میاں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ لاہور۔ ۴۸۔ قاضی عبد الحق صاحب سٹوڈنٹ ایس۔ اے۔ وی کلاس ٹریننگ کالج لاہور۔ ۴۹۔ محمد یعقوب خان صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کلاس لاہور۔ ۵۰۔ بابو عبد الغنی ... صاحب گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس لاہور ۵۱۔ چوہدری نواب دین صاحب بی۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور

۵۲۔ بابو فقیر اللہ صاحب ٹیلیگراف آفس لاہور۔ ۵۳۔ منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پورہ۔ کپورتھلہ۔ ۵۴۔ منشی ظفر احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کپورتھلہ۔ ۵۵۔ میاں عبدالسمیع صاحب کلرک جنگی آفس کپورتھلہ۔ ۵۶۔ منشی عبدالرحمن صاحب پنشنر کپورتھلہ۔ ۵۷۔ میاں محمد احمد صاحب پسر میاں ظفر احمد صاحب کپورتھلہ۔ ۵۸۔ میاں رحمت اللہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر۔ ۵۹۔ مولوی رحیم بخش صاحب قائمقام انجمن احمدیہ بھڈیار۔ ضلع امرتسر۔ ۶۰۔ منشی محمد عبداللہ صاحب قائمقام انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ ۶۱۔ چوہدری نصر اللہ خان صاحب پلیڈر پریزیڈنٹ سیالکوٹ۔ ۶۲۔ منشی عبدالعزیز صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سہارنپور۔ ۶۳۔ مولوی محمد حسین صاحب بی۔ اے۔ ڈپٹی انسپکٹر مدارس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ سہارنپور ۶۴۔ شیخ فضل حق صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹالہ۔ ۶۵۔ سیٹھ عبدالرشید صاحب سوداگر محاسب و امین جماعت احمدیہ بٹالہ۔ ۶۶۔ ماسٹر محمد طفیل صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بٹالہ۔ ۶۷۔ بابو عباد اللہ صاحب بٹالہ۔ ۶۸۔ میاں نور احمد خانصاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سارچور۔ ضلع گورداسپور۔ ۶۹۔ میاں ولی محمد خاں صاحب سارچور۔ ضلع گورداسپور۔ ۷۰۔ منشی بھنڈے خانصاحب مدرس بیے نالی۔ ضلع گورداسپور۔ ۷۱۔ میاں امام الدین صاحب تاجر پشمینہ۔ سیکھواں۔ ضلع گورداسپور ۷۲۔ مولوی جمال الدین صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ سیکھواں ضلع گورداسپور۔ ۷۳۔ حاجی چوہدری غلام احمد خانصاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کریام۔ ضلع جالندھر۔ ۷۴۔ منشی سردار خان صاحب ٹیچر بھاگووال۔ ضلع سیالکوٹ۔ ۷۵۔ چوہدری فیروز خان صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ راہوں۔ ضلع جالندھر۔ ۷۶۔ منشی محمد حسین صاحب دفتر قانونگوئی محاسب انجمن احمدیہ۔ ظفروال ضلع سیالکوٹ۔ ۷۷۔ بابو خیر الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ چک نمبر ۹۵۵ لائلپور۔ ۷۸۔ شیخ نور احمد صاحب پریزیڈنٹ انجمن کھارہ۔ ضلع گورداسپور۔ ۷۹۔ میاں امیر الدین صاحب بہادر حسین ضلع گورداسپور۔ ۸۰۔ مولوی غلام دین صاحب گوکھووال ضلع لائلپور۔ ۸۱۔ حکیم عنایت اللہ صاحب قائمقام انجمن احمدیہ اہرانہ ضلع ہوشیارپور۔ ۸۲۔ منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری۔ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ سیکھواں۔ ضلع گورداسپور ۸۳۔ بابو فضل احمد صاحب کلرک راولپنڈی۔ ۸۴۔ حکیم غلام محمد صاحب راہوں۔ ۸۵۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب نمبردار۔ بہلول پور۔ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ سانگلہ۔ ۸۶۔ چوہدری اللہ داد خان صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ محلانوالہ۔ ضلع امرتسر۔

۸۷۔ شیخ عبدالقدوس صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ محلانوالہ۔ ۸۸۔ میاں محمد عالم صاحب شرقپور۔ ۸۹۔ ڈاکٹر نور بخش صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ شرقپور۔ ۹۰۔ قاضی محمد یوسف علی صاحب ریلوے سگنلنگ کلرک سگنیلر۔ گجرانوالہ۔ ۹۱۔ قاضی محمد عالم صاحب گوجرانوالہ۔ ۹۲۔ سید محمد رشید صاحب نقشہ نویس گوجرانوالہ۔ ۹۳۔ بابو جمال الدین صاحب ریلوے [illegible] گوجرانوالہ۔ ۹۴۔ حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ ۹۵۔ مولوی الٰہی بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ملتان۔ ۹۶۔ مولوی میر حسین صاحب علی پور۔ ملتان۔ ۹۷۔ چوہدری احمد علی صاحب نمبردار بازید چک ضلع گورداسپور۔ ۹۸۔ مستری الہ دین صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ جہلم۔ ۹۹۔ میاں احمد صاحب گھگھڑ بیسار جہلم۔ ۱۰۰۔ مستری احمد دین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ۔ بھیرہ۔ ۱۰۱۔ منشی محکم الدین صاحب انسپکٹر پنشنر کالا گوجراں۔ ضلع جہلم ۱۰۲۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر۔ ۱۰۳۔ میاں نبی بخش صاحب تاجر پشمینہ امرتسر۔ ۱۰۴۔ بابو غلام قادر صاحب نقشہ نویس امرتسر ۱۰۵۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ امرتسر۔ ۱۰۶۔ ملک محمود خاں صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ مردان۔ ۱۰۷۔ منشی محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مردان۔ ۱۰۸۔ مرزا سید احمد صاحب مردان۔ ۱۰۹۔ مرزا غلام قادر صاحب مردان۔ ۱۱۰۔ ملک پیر بخش صاحب صوابی۔ ۱۱۱۔ شیخ محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ۔ ضلع ہوشیارپور۔ ۱۱۲۔ میر عابد علی شاہ صاحب تاجر کتب قائمقام گوجرہ۔ ۱۱۳۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب جالندھر چھاؤنی۔ ۱۱۴۔ شیخ غلام نبی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ۔ ۱۱۵۔ چوہدری احمد دین صاحب مختار عدالت۔ گجرات۔ ۱۱۶۔ بابو برکت علی صاحب کلرک محکمہ نہر۔ گجرات۔ ۱۱۷۔ ڈاکٹر عمر دین صاحب گجرات۔ ۱۱۸۔ حکیم محمد قاسم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ۔ ۱۱۹۔ مولوی قمر الدین صاحب گجرات۔ ۱۲۰۔ خداداد خاں صاحب رسالدار سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی۔ ۱۲۱۔ مولوی محمد فضل خاں صاحب چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی۔ ۱۲۲۔ میر محمد حسین صاحب چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی ۱۲۳۔ مولوی عبدالقادر صاحب قائمقام جماعت احمدیہ لدھیانہ۔ ۱۲۴۔ مولوی محمود الحسن صاحب قائمقام جماعت احمدیہ پٹیالہ۔ ۱۲۵۔ میاں عبدالحق صاحب بیدوالہ ضلع لائلپور۔ ۱۲۶۔ مولوی سکندر علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بھینی ضلع گورداسپور۔ ۱۲۷۔ چوہدری نبی بخش صاحب پنشنر ہیڈ کنسٹیبل ضلع سیالکوٹ۔ ۱۲۸۔ مولوی کرم داد صاحب دوالمیال ضلع جہلم۔ ۱۲۹۔ شیخ مولا بخش صاحب تاجر چرم لودھراں ضلع ملتان۔ ۱۳۰۔ حکیم چراغ دین صاحب جوڑہ ضلع گجرات ۱۳۱۔ میاں بھاگ حسین صاحب بٹالہ۔ ۱۳۲۔ مولوی عمر الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ صریح۔ ضلع جالندھر۔ ۱۳۳۔ مولوی تاج الدین صاحب مانگٹ اوچے ضلع گجرانوالہ۔ ۱۳۴۔ میاں مہر دین صاحب دوجوال ضلع امرتسر۔ ۱۳۵۔ حافظ غلام حسن صاحب مٹھے والی۔ ضلع ڈیرہ غازیخان۔ ۱۳۶۔ میاں پیر محمد صاحب مانگٹ اوچے ضلع گجرانوالہ ۱۳۷۔ میاں حسن محمد صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ چانگریاں۔ ضلع سیالکوٹ۔ ۱۳۸۔ ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی ضلع گجرات ۱۳۹۔ مولوی علی احمد صاحب راولپنڈی۔ ۱۴۰۔ منشی حامد حسین خان صاحب پیشکار عدالت۔ میرٹھ۔ ۱۴۱۔ منشی عمر دین صاحب بیانہ نویس اجنالہ۔ ضلع امرتسر۔ ۱۴۲۔ بابو محمد شفیع صاحب سب اوورسیر لاہور علاقہ مردان۔ ۱۴۳۔ ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر ٹیچر لاہور مزنگ۔ ۱۴۴۔ مولوی محمد عثمان صاحب مدرس ڈیرہ غازی خان۔ ۱۴۵۔ بابو اکبر علی صاحب نائب صنعدار کاہنہ کاچھہ۔ ضلع لاہور۔ ۱۴۶۔ شیخ غلام نبی صاحب قائمقام انجمن احمدیہ چکوال۔ ۱۴۷۔ چوہدری خیر الدین صاحب احمد آباد چک نمبر ۹۵ گوگیرہ برانچ لائلپور۔ ۱۴۸۔ فخر الدین صاحب گجرات

## قادیان کے احباب

۱۴۹۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ ۱۵۰۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ۱۵۱۔ حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب۔ ۱۵۲۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ ۱۵۳۔ حضرت صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب۔ ۱۵۴۔ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے۔ ۱۵۵۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ ۱۵۶۔ ماسٹر محمد دین صاحب بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر ہائی سکول۔ ۱۵۷۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے ٹیچر ہائی سکول۔ ۱۵۸۔ مولوی غلام محمد صاحب بی اے ٹیچر ہائی سکول ۱۵۹۔ چوہدری غلام محمد صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہائی سکول ۱۶۰۔ ماسٹر مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی بنگال۔ ۱۶۱۔ حافظ روشن علی صاحب۔ ۱۶۲۔ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ریویو۔ ۱۶۳۔ مولوی عبدالستار شاہ صاحب کابلی۔ ۱۶۴۔ سید احمد نور صاحب کابلی۔ ۱۶۵۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ ۱۶۶۔ قاضی ظہور الدین اکمل صاحب ایڈیٹر تشحیذ الاذہان۔ ۱۶۷۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور۔ ۱۶۸۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب سب اسسٹنٹ سرجن پنشنر انچارج شفاخانہ۔ ۱۶۹۔ ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب انچارج شفاخانہ دارالعلوم۔ ۱۷۰۔ مفتی فضل الرحمن صاحب۔ ۱۷۱۔ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب۔ ۱۷۲۔ شیخ نور الدین صاحب تاجر۔ ۱۷۳۔ خانزادہ گل محمد خانصاحب آف زیدہ۔ ۱۷۴۔ منشی برکت علی خاں صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب۔ ۱۷۵۔ منشی محمد نصیب صاحب ہیڈ کلرک دفتر سکرٹری۔ ۱۷۶۔ منشی محمد اشرف صاحب ناظر صدر انجمن احمدیہ۔ ۱۷۷۔ محمد عزیز خان صاحب سب اوورسیر۔ ۱۷۸۔ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی۔ ۱۷۹۔ منشی اکبر شاہ خانصاحب مدرس ہائی سکول۔ ۱۸۰۔ ماسٹر عبدالغنی صاحب ٹیچر ہائی سکول۔ ۱۸۱۔ منشی نور محمد صاحب کلرک دفتر میگزین۔ ۱۸۲۔ قاضی عبدالرحیم صاحب انچارج دفتر تعمیرات صدر انجمن احمدیہ۔ ۱۸۳۔ عزیز محمد خانصاحب قائمقام انجمن احمدیہ